

مَائِلَاتٌ مُمِیلَاتٌ کون؟

کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ لہ ما یجری منہ و مامضی

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر (اہل سنت و جماعت)
AFKAR-E-RAZA RESEARCH CENTER

فہرست

پیشِ لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دینِ اسلام نہ صرف ظاہری اعمال کی درستی بلکہ اخلاق، رویوں اور باطنی اصلاح کا بھی ضامن ہے۔ ہر عمل جو ایک مسلمان کے کردار کا حصہ بنتا ہے، وہ یا تو خیر و فلاح کا ذریعہ ہوتا ہے یا گمراہی اور نقصان کا سبب۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنی احادیثِ مبارکہ کے ذریعے اُمت کے لیے ایک جامع راہنمائی فراہم کی، جس میں نہ صرف موجودہ دور کے مسائل بلکہ آنے والے زمانوں کے فتنے بھی بیان فرمائے۔

یہ رسالہ اُس حدیثِ مبارکہ کی شرح پر مشتمل ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے دوزخ کے دو گروہوں کا ذکر فرمایا، جن کے اعمال و کردار دنیا میں فساد کا باعث ہوں گے۔ پہلا گروہ اُن ظالم مَردوں کا ہے جو اپنی طاقت کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے دوسروں پر ظلم کریں گے۔ دوسرا گروہ اُن عورتوں کا ہے جو اپنے لباس، رویّے اور کردار سے دین کی ہدایت سے انحراف کریں گی اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں گی، آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے بعطاءِ الٰہی علمِ غیب کے ذریعے ان کے بارے میں اُمت کو آگاہ فرمایا۔ یہ حدیث اپنی جامعیت اور گہرائی کے لحاظ سے آج کل کے بے شمار اخلاقی، معاشرتی اور دینی مسائل کی نشاندہی کرتی ہے۔

اس حدیث کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہ نہ صرف قیامت کے قریب آنے والے فتنوں کو واضح کرتی ہے بلکہ ہمارے موجودہ دور میں بھی ان نشانیوں کی جھلکیاں دیکھنے اور اِن سے بچنے کی ترغیب دلاتی ہے۔ یہ رسالہ اِس حدیث سے مستنبط معاشرتی و اخلاقی مسائل پر روشنی ڈالے گا تاکہ اُمت کو ان خطرات سے آگاہ کیا جاسکے اور اصلاح کی راہ دکھائی جاسکے۔ اللہ پاک ہمیں حق بات کو سمجھنے، اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مَائِلَاتٌ مُمِیلَاتٌ کون؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ، وَجَعَلَ فِی کِتَابِہِ الْمُبِینِ بَیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ، وَھُوَ الَّذِیْ بَیَّنَ سُبُلَ الْحَقِّ وَأَمَرَ بِاتِّبَاعِ الْھُدٰی وَاجْتِنَابِ الضَّلَالِ. وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بُعِثَ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِینَ، وَنَھٰی عَنْ سَبِیلِ الشَّیْطَانِ وَدَعَا إِلٰی صِرَاطِ اللّٰہِ الْمُسْتَقِیمِ، سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ أَجْمَعِینَ.

أَمَّا بَعْدُ:

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ذاتِ مبارکہ اللہ پاک کی بے پایاں رحمتوں اور ہدایتوں کا مظہر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی زندگی ہر پہلو سے انسانیت کے لیے کامل نمونہ ہے جس میں فرد، خاندان، اور معاشرے کی فلاح و کامیابی کے اصول پنہاں ہیں۔ قرآنِ کریم میں آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو "سِرَاجًا مُّنِیرًا" (روشن چراغ) قرار دیا گیا، جو اندھیروں میں روشنی پھیلانے کا ذریعہ ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا ہر قول ہدایت، ہر عمل راہنمائی اور ہر خاموشی حکمت سے لبریز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے نہ صرف دینِ اسلام کی تبلیغ فرمائی بلکہ اپنے اخلاقِ حسنہ، عفو و درگزر، عدل و انصاف، اوامر و نواہی اور بے مثال رحم دلی سے ان تعلیمات کو عملاً پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے بدترین دشمنوں کو بھی معاف کر کے انسانیت کو درگزر کا درس دیا اور مظلوموں کی دادرسی کر کے عدل و انصاف کا معیار قائم فرمایا۔

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعلیمات نے جہالت اور گمراہی میں ڈوبی ہوئی قوم کو ہدایت کے نور سے منور کیا اور ایسی اُمت تشکیل دی جو رہتی دنیا تک انسانیت کی راہنمائی کے لیے قائم و دائم رہے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں محبت، حکمت اور بصیرت کے وہ خزانے موجود ہیں جو آج بھی ہر مسئلے کا حل پیش کرتے ہیں۔ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات سراپا ہدایت ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انسانیت کو اللہ پاک کی توحید، آخرت کی تیاری اور دنیا کی حقیقت کو سمجھنے کا عملی درس دیا۔ آپ کی سیرتِ طیبہ نہ صرف ایک فرد کی اصلاح کا ذریعہ ہے بلکہ پورے معاشرے کو امن و سکون فراہم کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعلیمات قیامت تک تمام انسانوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعلیمات میں انسانیت کی فلاح و بہبود کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے، اور پردہ کا حکم ان تعلیمات کا ایک اہم حصہ ہے جو معاشرتی پاکیزگی، فرد کی عزت اور اخلاقی تحفظ کے لیے ضروری ہے۔ قرآن و سنت میں حیاو پردے کے احکام نہ صرف خواتین بلکہ مَردوں کے لیے بھی دیے گئے ہیں۔ یہ احکام انسانوں کو اعلیٰ اخلاقی معیار تک پہنچانے کا ذریعہ و سبب ہیں۔ اللہ پاک نے فرمایا: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ(۳۰)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: مسلمان مَردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت

کریں۔ یہ اُن کے لیے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو اُن کے کاموں کی خبر ہے۔[1]

اسی مضمون کے اگلے حصے میں خواتین کو حکم دیا گیا: ﴿وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں، اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔[2]

اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں، یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں۔[3]

نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”اِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا، وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَیَاءُ“ یعنی ہر دین کی ایک خاص صفت ہوتی ہے اور اسلام کی خاص صفت حیا ہے۔[4]

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَیْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ“ یعنی پہلی نظر معاف ہے، لیکن دوسری نظر نہ ڈالنا کیونکہ

---

(1) پ18، سورۃ النور: 30
(2) پ18، سورۃ النور: 31
(3) پ22، سورۃ الاحزاب: 59
(4) سنن ابن ماجہ، 4/460، حدیث: 4181

وہ تمہارے لیے جائز نہیں۔ (1)

حقیقت یہ ہے کہ پردہ فتنہ و فساد کو ختم کر کے معاشرے میں امن قائم کرتا ہے۔ پردہ عزت اور وقار کو بلند کرتا ہے اور دوسروں کے دل میں احترام پیدا کرتا ہے۔ پردے کے ذریعے انسان غیر ضروری اختلاط سے بچتا ہے اور گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ پردہ انسان کو اپنی حدود میں رہنے اور اخلاقی اقدار کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دیتا ہے۔

جبکہ آج کل پردے کی اہمیت بہت کم ہوتی جارہی ہے، بلکہ پردے کے نام پر بے پردگی پھیلائی جارہی ہے اور بے حیائی اس قدر عام کی جارہی ہے کہ اب اِسے کوئی عیب یا بُری چیز سمجھا ہی نہیں جاتا۔ فیشن وڈیزائن کے نام پرنِت نئے بے حیائی کے طریقے معاشرے کا حصہ بنائے جارہے ہیں۔ یہ وہی دور لگ رہا ہے کہ جس کے متعلق حدیثِ مبارکہ میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے خبردار کیا تھا کہ عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود بھی ننگی ہوں گی۔ یہ احادیث ہمیں نہ صرف اِن بُرے کاموں سے بچنے کی ترغیب دیتی ہیں بلکہ ایک صالح اور عزت دار معاشرہ تشکیل دینے کے اصول بھی فراہم کرتی ہیں۔ آیئے! اس کے متعلق مشہور حدیث کے الفاظ اور ان میں چھپی ہوئی حکمت کو تفصیل سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک کے آخری نبی

---

(1) سنن ترمذی، 4/356، حدیث: 2786

صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”صنفان من أهل النار لم أرهما: قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس، ونساء كاسيات عاريات، مميلات مائلات، رءوسهن كأسنمة البخت المائلة، لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها، وإن ريحها ليوجد من مسيرة كذا وكذا “یعنی دوزخ کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا۔ ایک گروہ ایسے مرد ہوں گے جن کے ہاتھ میں گائے کی دُم کی مانند کوڑے ہوں گے اور وہ ان کوڑوں سے لوگوں کو ماریں گے، اور دوسرا گروہ ایسی عورتیں ہوں گی جو لباس پہنے ہوئے ہوں گی لیکن پھر بھی ننگی ہوں گی، حق سے انحراف کرانے والی اور خود بھی منحرف ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہان کی طرح اٹھے ہوئے ہوں گے۔ یہ عورتیں نہ جنت میں جائیں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے بھی آتی ہو گی۔ (1)

قارئینِ کرام! یہ حدیث پڑھنے کے بعد یقیناً آپ کا دل گواہی دے گا کہ موجودہ دور میں ہونے والی بے حیائی اس حدیث کا کتنا بڑا مصداق بنتی جا رہی ہے بلکہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ حدیث نبوت کے ایک معجزہ کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ یہ دونوں قسم کے لوگ آج موجود ہیں۔ اس حدیث میں ان دونوں قسم کے لوگوں کی مذمت کی گئی ہے۔ (2)

---

(1) صحیح مسلم، ص906، حدیث:5582

(2) شرح النووی علی مسلم، 14/110

اس حدیث کے معنٰی و مفہوم کے متعلق شارحینِ کرام کا کلام ملاحظہ فرمائیے:

حدیث کے پہلے حصے کی شرح

"اکمال المعلم بفوائد مسلم" میں ہے کہ حدیثِ پاک "دوزخ کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا۔ ایک گروہ ایسے مَردوں پر مشتمل ہو گا جن کے ہاتھ میں گائے کی دُم کی مانند کوڑے ہوں گے اور وہ ان کوڑوں سے لوگوں کو ماریں گے۔" اس کی شرح میں دو احتمالات ہیں:

- **پہلا احتمال:** یہ کہ ان پر دوزخ واجب ہونے کی وجہ ان کا ظلم، لوگوں کو تکلیف دینا، کوڑوں اور دیگر اوزار سے لوگوں پر زیادتی کرنا ہے۔
- **دوسرا احتمال:** یہ کہ ان پر دوزخ واجب ہونے کی وجہ کفر یا دیگر گناہ ہو سکتے ہیں۔ ان کے کوڑوں اور ان کے مارنے کا ذکر صرف بیان کرنے کے لیے کیا گیا ہے، نہ کہ آگ کے عذاب کی وجہ بتانے کے لیے۔[1]

ناحق ظلم کرنے والے مَردوں کا انجام

"المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم" میں ہے کہ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ دونوں قسم کے لوگ آئیں گے اور ایسا ہی ہوا، کیونکہ ان کے بعد کے زمانوں میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو مسلسل لوگوں کو تکلیف دینے والے کوڑے استعمال کرتے تھے۔ شرعی حدود کو نافذ کرنے کے لیے جان بوجھ

---

(1) اکمال المعلم بفوائد مسلم، 8/386

کر اتنی سختی سے سزا دینا جائز نہیں ہے۔ اگر انہیں کسی کو سزا دینے کا حکم دیا جاتا تو وہ شرعی حدود سے تجاوز کر جاتے اور سزا کی شدت اور طریقے میں زیادتی کرتے۔ اور بعض اوقات اپنی خواہشات اور ظلم کی وجہ سے وہ سزا یافتہ کو مار ڈالتے یا اسے بہت زیادہ تکلیف دیتے۔ یہ مغرب کے شرطیوں (حکومتی مقرر کردہ افراد) اور اس ملک کے عوانیہ (یعنی ظالم حکمرانوں) کی حالت ہے۔[1]

لہٰذا ہر مسلمان کو اس پہلو سے سخت احتیاط کی ضرورت ہے کہ وہ کسی پر بھی ظلم و زیادتی نہ کرے۔ بالخصوص حکومت کی طرف سے مقرر کردہ طاقت و اختیار والے اُن لوگوں کو اس حدیث سے عبرت حاصل کرنی چاہیے جو ناحق ظلم کرتے ہیں۔

بلکہ علمانے یہاں تک لکھا ہے کہ جب اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو کوڑوں سے مارنا دوزخ والوں کا کام ہے، تو پھر اس سے اندازہ لگایئے کہ لوگوں کو لاٹھیوں، نیزوں اور تلواروں سے مارنا کس قدر سخت ہو گا؟ یقیناً یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ لیکن یہ بات صرف ناحق مارنے اور نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے پر ہی ہوتی ہے، حدود و تعزیرات اور جائز سزاؤں کے سلسلے میں جائز طور پر مارنے میں نہیں ہے۔[2]

اس سے معلوم ہوا کہ لوگوں پر ظلم و زیادتی سے احتراز کرنا لازم ہے۔

---

(1) المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم، 5/449

(2) الافصاح عن معانی الصحاح، 8/118

کیونکہ ظلم کی کوئی بھی شکل ہو، چاہے وہ لوگوں کو تکلیف پہنچانے کی صورت میں ہو یا کسی اور شکل میں، شریعت کے ہاں بہت سخت جرم ہے۔ اس تعلق سے ہمیں اپنے رویوں اور فیصلوں میں نرمی اور انصاف کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

حدیث کے دوسرے حصے کی شرح

"المعلم بفوائد مسلم" میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: عورتیں ایسی ہوں گی جو لباس پہنے ہوئے ہوں گی لیکن ننگی ہوں گی، مائل ہونے والی اور مائل کرنے والی ہوں گی، اور ان کے سر اونٹوں کے کوہان کی طرح اٹھے ہوئے ہوں گے۔

علماء نے اس کی شرح میں تین اقوال ارشاد فرمائے ہیں:

پہلا قول: یہ کہ وہ اللہ کی نعمتوں سے بھری ہوں گی مگر ناشکری ہوں گی۔

دوسرا قول: یہ کہ وہ اپنے جسم کا کچھ حصہ ظاہر کرتی ہیں اور اپنی اوڑھنی نیچے کر لیتی ہیں جس سے ان کی چھاتیاں نظر آتی ہیں۔ اس طرح وہ ظاہری طور پر لباس پہنے ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں ننگی ہی ہیں۔ کیونکہ ان کا لباس ان کے پورے جسم کو نہیں ڈھانپتا۔

تیسرا قول: وہ پتلے یا باریک قسم کے کپڑے پہنتی ہیں جو ان کے اندر کے جسم کو ظاہر کر دیتے ہیں۔ اس طرح وہ ظاہری طور پر لباس پہنے ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں ننگی ہی ہیں۔ (1)

---

(1) المعلم بفوائد مسلم، 3/361

مسلمان خواتین کو چاہیے کہ وہ اپنے لباس میں حیا، پردہ، اور اسلامی تعلیمات کو مدِّ نظر رکھیں۔ وہ کپڑے جو جسمانی اعضا کو نمایاں کرتے ہیں یا باریک اور فتنہ پیدا کرنے والے ہوں، ان سے اجتناب کریں۔ کیونکہ یہ نہ صرف دنیا میں فتنہ کا سبب ہیں بلکہ آخرت میں عذاب کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔

”کاسیات عاریات“ کا معنیٰ

اسی طرح ”المفھم“ میں اس کی تفسیر میں دو باتیں بیان کی گئی ہیں:

پہلی بات: یہ کہ وہ عورتیں بہت پتلے اور باریک کپڑے پہنتی ہیں جو ان کے ستر کی حفاظت نہیں کرتے یا پھر اپنے کپڑوں کے اندر سے اپنی خوبصورتی کے ایسے حصے ظاہر کرتی ہیں جو دکھانا جائز نہیں ہے، جیسا کہ بدکار عورتیں کرتی ہیں۔

دوسری بات: یہ کہ وہ عورتیں کپڑے پہنی ہوئی ہیں لیکن تقویٰ کے لباس سے عاری ہیں۔ اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ: ”اور تقویٰ کا لباس بہتر ہے۔“

میں کہتا ہوں: ان دونوں صورتوں میں مشترک بات یہ ہے کہ دونوں ہی صورتوں میں برہنہ پن پایا جا رہا ہے۔[1]

اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وہ اللہ پاک کی نعمتوں سے بھری ہوئی ہیں لیکن شکر ادا کرنے سے خالی ہیں۔[2]

اس سے اُن عورتوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو محض دنیاوی خواہشات،

---

(1) المفھم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم، 5/449

(2) المیسر فی شرح مصابیح السنۃ للتوربشتی، 3/823

مال و دولت، ویوز، فالورز اور شہرت کے لیے اپنے حسن کے جلوے بکھیر کر اللہ رسول کے حکم کو بھول جاتی ہیں۔ اس طرح کے کاموں سے جنت یعنی ہمیشگی کے گھر سے محرومی ہو سکتی ہے۔ فلہٰذا اس طرح کے ناجائز امور سے بچنا لازم ہے۔

"مائلات ممیلات" سے مراد

اس کی شرح میں بھی مختلف اقوال وارد ہوئے ہیں:

ایک قول یہ ہے کہ "مائلات" سے مراد اللہ پاک کی اطاعت نہ کرنے والی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت سے منحرف ہو جانے والی عورتیں ہیں۔ یعنی ایسی عورتیں جو اپنے شرعی ستر اور پردے میں کمی کرتی ہیں تو وہ اللہ پاک کی بھی نافرمانی کرتی ہیں، اور جو ان کو پردے کا حکم دیا ہے تو اس سے بھی انحراف و روگردانی کرتی ہیں۔ اور "ممیلات" سے مراد وہ عورتیں ہیں جو دوسری عورتوں کو بھی اپنے جیسے کام کرنے پر آمادہ کرتی ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ "مائلات" سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اپنی چال میں تکبر اور نازک پَن دکھاتی ہیں۔ اور "ممیلات" سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اپنے کندھوں اور کمر کو ہلا کر چلتی ہیں تاکہ لوگوں کو دکھائیں، ایسی عورتیں بھی جنت کی خوشبو نہیں پا سکیں گی۔

تیسرا قول یہ ہے کہ "مائلات" سے مراد وہ عورتیں ہیں جو انوکھے طریقے سے ہیئر اسٹائل اپناتی ہیں، اور فساق و نافرمان عورتوں کا انداز اپناتی ہیں کہ حدیث میں اس کی مذمت آئی ہے۔ اور "ممیلات" سے مراد وہ عورتیں ہیں جو دوسری

عورتوں کے بھی اسی طریقے سے بال سنوارتی ہیں۔[1]

چوتھا قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو مَردوں کو اپنی طرف راغب کرتی ہیں اور خود بھی مردوں کی طرف مائل ہوتی ہیں۔[2]

اس سے اُن عورتوں کو سبق لینا چاہیے جو سوشل میڈیا پر بن سنور کر اپنی تصاویر و ویڈیوز لگاتی ہیں، اور نامحرم مَردوں کو متوجہ کر کے ان سے باتیں، گپ شپ، چٹکلے اور مزاق مسخری کرتی ہیں کہ حدیثِ پاک میں بے حیائی کے ان اُمور کی کتنی سخت مذمت بیان ہوئی ہے۔

بختی اونٹوں کے کوہان سے کیا مراد ہے؟

اس کا معنٰی علمائے کرام نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ عورتیں دوپٹے اور اوڑھنی اس طرح پہنتی ہیں کہ سر اتنے بڑے کر لیتی ہیں جیسے اونٹ کے کوہان ہوں۔ اور اس کا ایک معنٰی یہ بھی ہے کہ وہ مَردوں کی طرف اس طرح متوجہ ہوتی ہیں جیسے اونٹ کا کوہان اونچا ہوتا ہے۔[3]

جنت کی خوشبو نہ پانے کا معنٰی

محدث علامہ مظہر الدین حسین بن محمود الزیدانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اور وہ جنت کی خوشبو نہ پائیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے

---

(1) اکمال المعلم بفوائد مسلم، 8/386
(2) الافصاح عن معانی الصحاح، 8/118
(3) اکمال المعلم بفوائد مسلم، 8/386

محسوس کی جاتی ہے (مثلاً سو سال کی مسافت سے)۔ قاضی نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خواتین جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو محسوس کریں گی، جبکہ پاکباز اور پرہیز گار عورتیں اسے پائیں گی۔ یہ اس معنیٰ میں نہیں کہ وہ کبھی بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں فرمایا: "اگرچہ زنا کرے یا چوری کرے" تین بار۔

میں کہتا ہوں: یہ یعنی جنت میں کبھی نہ داخل ہونا اس وقت ہو گا جب وہ حرام کو حلال سمجھیں یا یہ حدیث سختی اور ڈرانے کے لیے ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ جنت کی خوشبو نہ پائیں، اگرچہ وہ آخرکار جنت میں داخل ہو جائیں۔[1]

حدیث کے الفاظ: اور یقیناً اس کی خوشبو اتنی دور سے محسوس کی جاتی ہے (مثلاً اتنے اور اتنے فاصلے سے)۔ یہ ممکن ہے کہ یہ راوی کا قول ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہو، اور دیگر احادیث میں یہ پانچ سو سال کی مسافت کے ذکر کے ساتھ آیا ہے۔[2]

خلاصہ

علماءِ کرام نے اس حدیث کی روشنی میں "مائلات و ممیلات" کے مختلف

---

(1) المفاتیح فی شرح المصابیح، 4/222

(2) التنویر شرح الجامع الصغیر، 6/610

معانی بیان کیے ہیں:

1 **کاسیات عاریات (لباس پہننے کے باوجود ننگی):** ایسی عورتیں جو باریک یا تنگ کپڑے پہنیں، جو ان کے جسمانی اعضا کو ظاہر کریں۔ لباس پہننے کے باوجود تقویٰ اور حیا کے معیار سے عاری ہوں۔

2 **مائلات (حق سے انحراف کرنے والی):** وہ عورتیں جو خود دین کے راستے سے ہٹ گئی ہوں اور دوسروں کو بھی گمراہی کی طرف مائل کریں، یعنی ایسے افعال و عادات اختیار کرنا جو بے حیائی، فتنہ اور فساد کا سبب بنیں۔

3 **ممیلات (دوسروں کو انحراف پر مائل کرنے والی):** دوسروں کو فحاشی اور بے حیائی کی طرف دعوت دینا۔ یعنی ایسا لباس یا رویہ اختیار کرنا جس سے دوسروں میں برائی کی رغبت پیدا ہو۔

عورتوں کے سر "اونٹوں کے کوہان کی طرح" کیوں کہا گیا؟

وہ عورتیں جو اپنے بالوں کو مَردوں کو دکھانے کے لیے اس طرح باندھیں جس سے اُن کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی مانند نظر آئیں۔ یہ فیشن اور ظاہری زیب وزینت کا ایسا انداز ہے جو شریعتِ مطہرہ کے خلاف، غرور و تکبر اور بے حیائی کی علامت ہے۔ ایک معنٰی یہ بھی ہے کہ وہ مَردوں کی طرف اس طرح متوجہ ہوتی ہیں جیسے اونٹ کا کوہان اونچا ہوتا ہے۔

حدیث کا سبق

یہ حدیث مسلمانوں کو اخلاقی خرابیوں اور بے حیائی سے بچنے کی نصیحت کرتی ہے۔ خاص طور پر خواتین کو اس حدیث میں تاکید کی گئی ہے کہ وہ اپنی عزت و حیا کا تحفظ کریں اور ایسے اعمال سے بچیں جو دنیا و آخرت میں خسارے کا باعث ہوں۔ اللہ پاک ہمیں دینِ اسلام کے احکام پر عمل کرنے اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه ونور عرشه محمد وعلى آلهٖ وأصحابهٖ أجمعين وبارك وسلم تسليما كثيرا إلى يوم الدين.

سید کامران عطاری مدنی
کے چند مزید رسالے

1. 63 حکایات و واقعات 2. تہجد گزاروں کے واقعات 3. ارشاداتِ اعلیٰ حضرت
4. تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ حکایات و واقعات
5. تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ فتاوی رضویہ کی عبارات
6. آیتِ درود اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
7. لقمۂ حرام کی تباہ کاریاں 8. حضرت حاتم اصم کے واقعات 9. فضائلِ درودِ پاک
10. عقلمندوں کے لیے نصیحتوں کے مدنی پھول 11. حکایاتِ احیاء العلوم
12. کثرت سے مطالعہ کرنے والے بزرگوں کے واقعات
13. علمِ غیبِ مصطفیٰ قرآنی آیات و تفاسیر کی روشنی میں
14. آیاتِ احکام ماخوذ از تفسیر صراط الجنان 15. حکایاتِ روح البیان
16. حیاتِ انبیاء پر عمدہ دلائل 17. سود کی تباہ کاریاں
18. امام اعظم کی ذہانت کے 200 واقعات 19. صفر کا مہینہ ہرگز منحوس نہیں
20. اخلاقِ مصطفیٰ قرآن کی روشنی میں 21. حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی 11 نصیحتیں
22. شانِ ولی 23. زبان کی آفات 24. خدمتِ والدین کا صلہ 25. توسل پر عمدہ دلائل
26. عدمِ سایۂ مصطفیٰ پر عمدہ دلائل 27. قیلولہ اور سائنس 28. حفظِ قرآن کے فضائل
29. عاشقانِ رسول کی قبریں 30. امام احمد بن حنبل اور معمولاتِ اہلسنت
31. ساری کثرت پاتے یہ ہیں 32. رشوت کی تباہ کاریاں 33. احادیثِ قدسیہ کے انوار
34. تخریج احادیثِ فیضانِ سنت 35. نابالغ بچوں کے احکام و مسائل
36. شانِ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 37. مختلف حکایات و واقعات
38. فحش وڈیوز دیکھنے کا عبرتناک انجام 39. دیوث کون؟ 40. فتنۂ دجال
41. مَا یُلَاثُ مُبِیلَاثُ کون؟

ان شاء اللہ عنقریب آنے والے رسالوں کے نام

1. حدیثِ غدیر اور حدیثِ منزلت کی شرعی حیثیت
2. مسئلہ سماعِ موتی پر علمی و تحقیقی گفتگو
3. تلخیص رسالہ حیات الموات فی بیان سماع الاموات
4. تلخیص رسالہ الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلا
5. تلخیص رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

مکتبہ افکارِ رضا

MAKTABA AFKAR-E- RAZA

 +923155322470

 /FIQHIMASAIL2526  /SYEDKAMRAN786

 +923169168614  /IAMKAMRANMADANI